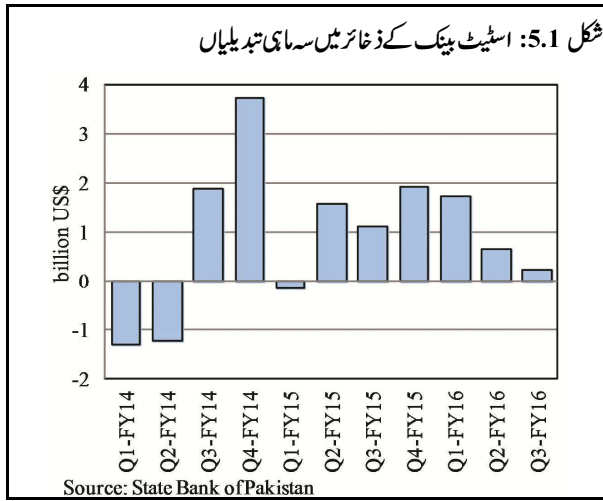
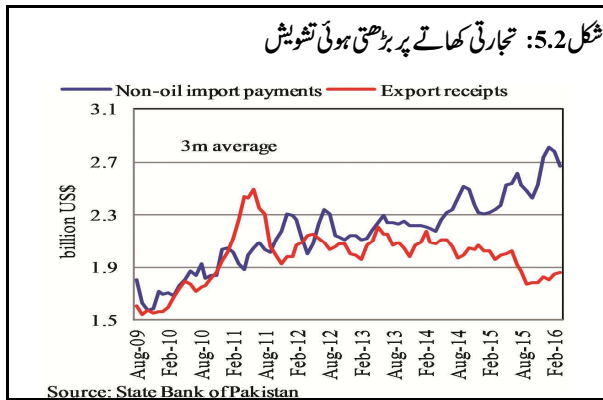


## 5 بیرونی شعبہ

### 5.1 عمومی جائزہ



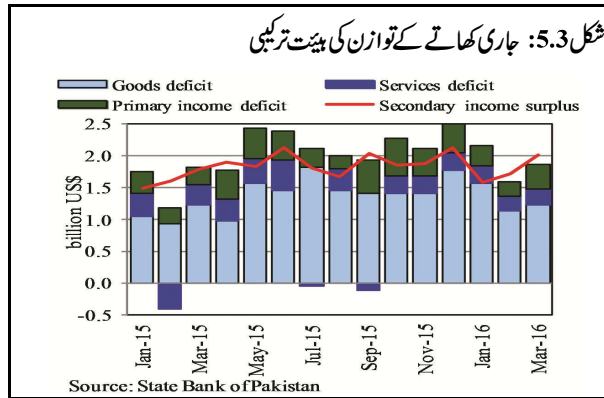
مالی سال 16ء کے پہلے 9 ماہ کی مدت میں پاکستان کے بیرونی کھاتوں میں فاضل ریکارڈ کیا گیا جس کے باعث زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ ہوا (شکل 5.1)۔ تیل کی مد میں محدود ادائیگیوں اور ترسیلات زر میں اضافے نے اس میں اپنا کردار ادا کیا، حالانکہ زرمبادلہ کی قرض گیری کا حصہ زیادہ بڑا ہے (جدول 5.1)۔ مجموعی طور پر مالی سال 16ء میں جولائی تا مارچ تک اسٹیٹ بینک کے سیال ذخائر 2.6 ارب ڈالر کے اضافے کے ساتھ 16.1 ارب ڈالر تک جا پہنچے، یہ رقم ملک کے چار ماہ کے درآمدی بل کی ادائیگی کیلئے اور قلیل مدتی بل کی دگنی سے زائد ادائیگیوں کے لیے کافی ہے۔ مزید اہم یہ ہے کہ زرمبادلہ میں یہ بہتری آئندہ دو برسوں کیلئے حکومت کی جانب سے وضع کردہ بلند شرح نمو کے اہداف کے حصول میں بھی معاون ثابت ہوگی۔ لہذا، بنیادی امور کو بہتر بنانا اچھی رفتار کے تسلسل کو یقینی بنانے میں کلیدی اہمیت کا حامل ہے۔



اس پس منظر میں مسلسل تنزلی کا شکار ملکی برآمدات کو فی الفور ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے۔

پاکستان پہلے ہی بڑی برآمدی منڈیوں کی طلب میں کمی، اکائی قیمتوں میں کمی اور بلند پیداواری لاگت سے متاثر ہو رہا تھا، رواں برس کلیدی فصلوں (خصوصاً کپاس) کی پیداوار میں کمی کے باعث برآمدات میں مزید کمی واقع ہوئی۔ اس کی وجہ سے اور ساتھ ہی نان آئل درآمد کی

جدول 5.1: کلیدی بیرونی اظہاریوں کی کارکردگی						ملین ڈالر
تیسری سہ ماہی			جولائی تا مارچ			
م 15ء	م 16ء	فرق	م 15ء	م 16ء	فرق	
1,102	235	-867	2,518	2,593	75	اسٹیٹ بینک کے ذخائر میں اضافہ
518	-334	-852	-1,971	-1,717	254	جاری حسابات کا توازن
-199	-334	-135	-3,423	-2,430	993	ماسوائے اتحادی سپورٹ فنڈ
-3,243	-3,969	-726	-13,180	-13,277	-97	تجارتی توازن
5,865	5,556	-309	18,031	16,363	-1,668	برآمدات
2,104	1,459	-646	9,702	5,944	-3,758	تیل درآمدات
7,004	8,006	1,002	21,509	23,696	2,187	نان آئل درآمدات
4,433	4,698	265	13,595	14,385	790	ترسیلات
220	291	71	832	960	128	بیرونی براہ راست سرمایہ کاری (خالص)
-84	-611	-527	1,041	-393	-1,434	جزدانی سرمایہ کاری (خالص)
27	-219	-246	696	2,005	1,309	زرمبادلہ واجبات (خالص)
311	503	192	1,065	1,455	390	آئی ایم ایف کا تعاون (خالص)
						ماخذ: اسٹیٹ بینک



جانے والی اشیاء کی قیمتوں میں تیزی سے اضافے سے (خصوصاً تیسری سہ ماہی میں) تیل کے درآمدی بل میں ہونیوالی کمی کا فائدہ مکمل طور پر زائل ہو گیا (شکل 5.2)، م 16ء جولائی تا مارچ تجارتی خسارہ گزشتہ مالی سال کے مقابلے میں تھوڑا زیادہ رہا (جدول 5.1)۔

اب تک بین الہینک منڈی میں زرمبادلہ کے دباؤ قابل انتظام رہے ہیں، کیونکہ ادائیگیوں اور وصولیوں میں فرق بڑی حد تک کم ہو گیا ہے۔ درحقیقت تجارت اور بنیادی آمدن خساروں میں اعتدال کے باعث فروری، مارچ اور اپریل میں جاری کھاتہ فاضل رہا (شکل 5.3)۔

تاہم اگر نان آئل تجارتی خسارے میں اضافہ ہوتا رہا اور ترسیلات زر کی نمو کی توسیعی قریب میں زرمبادلہ کا انتظام کچھ پیچیدہ ہو جائے گا۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ جنوری 16ء کے وسط میں تیل کی قیمتیں جتنی سطح تک گر گئیں تھیں اب اس سے تقریباً بیس فیصد زیادہ ہو چکی ہیں۔<sup>1</sup> ان حالات میں پاکستان کی بیرونی حالت کے تعین کے لیے تین عناصر اہم ہیں، (1) عالمی معیشت کا رجحان اور اجناس کے نرخ، (2) عالمی مالی اداروں (آئی ایم ایف) کی جانب سے کی جانے والی مدد، اور (3) پاک چین اقتصادی راہداری سمجھوتہ کیسے آگے بڑھتا ہے۔

<sup>1</sup> 15 جنوری 2016ء کو نیل تیل کی قیمت 24.1 ڈالر فی بیرل پر آنے کے بعد مئی 2016ء کے آخر تک سعودی لائٹ آئل کی فی بیرل قیمت 45.0 ڈالر تک بڑھ گئی۔

جدول 5.2: چین کے ساتھ پاکستان کا لین دین (جولائی تا مارچ) ملین ڈالر			
خالص فرق	م 16ء	م 15ء	
246-	1,450	1,696	چین کو برآمدات
758	5,850	5,092	چین سے درآمدات
325	516	193	بیرونی براہ راست سرمایہ کاری (خالص)
-5	6	11	جددانی سرمایہ کاری (خالص)
36	601	565	قرضوں کی تقسیم <sup>1</sup>

ماخذ: اسٹیٹ بینک، 1 اقتصادی امور ڈویژن

بین الاقوامی سطح پر اجناس کی قیمتوں کے معاملے میں پاکستان کا حالیہ تجربہ ملا جلا سا رہا۔ ایک جانب تو تیل کے درآمدی بل میں کمی واقعی نعمت ثابت ہوئی، دوسری جانب قیمتوں کے باعث برآمدات میں ہونے والی کمی اور ترسیلات زر میں انحطاط نے منفی اثرات مرتب کیے۔ عالمی منڈی کے غیر یقینی محرکات جزوی طور پر بیرونی براہ راست سرمایہ

کاری اور ایکویٹی کی آمد میں کمی کا باعث بنے۔ اگر موجودہ نجلی سطح پر اجناس کی قیمتیں مستحکم ہو جائیں (جدید معیشتوں کی کمزور بحالی، ابھرتی ہوئی معیشتوں میں مالی استحکام کو لاحق خطرات اور چین میں معاشی توازن کیلئے اقدامات کو مد نظر رکھا جائے تو ایسا ممکن ہے) پھر ہماری برآمدی آمدنی اور ترسیلات زر میں اضافے کو مستقل دباؤ کے سامنے کا امکان ہے۔<sup>2</sup> اس کے برخلاف، اجناس کی قیمتوں میں اضافے کا سبب بننے والا کوئی بھی بیرونی دھچکا جغرافیائی و سیاسی خطرات کے باعث قدرتی طور پر ہمارے درآمدی بل میں اضافے کا باعث بنے گا، قبل اس کے کہ ایسا بیرونی دھچکا (اور شاید اور زیادہ) ہماری برآمدات اور ترسیلات زر کو فائدہ پہنچائے۔

اسی طرح پاکستان کے بیرونی شعبے کے منظر نامے کے لیے پاک چین اقتصادی راہداری کے مضمرات بھی ملے جلے نظر آتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اقتصادی راہداری اور منسلکہ سرمایہ کاری کے دورس اور ملک میں بڑے پیمانے پر حقیقی معاشی سرگرمیوں پر مثبت نتائج سامنے آئیں گے لیکن اس کی وجہ سے درآمدی بل میں اضافہ ہوگا۔

ایک جانب پاکستان میں چینی کمپنیوں کی طرف سے بیرونی براہ راست سرمایہ کاری شروع ہو چکی ہے، تو دوسری جانب جولائی تا مارچ مالی سال 16ء میں ہماری درآمدات میں بیش بہا اضافہ ہوا، (یہ اضافہ سال بسال کی بنیاد پر 14.9 فیصد ہے) (جدول 5.2)، اس مدت کے دوران ہماری تقریباً 33 فیصد نان آئل درآمدات چین سے ہوئیں۔ اس برآمدات میں اضافہ زیادہ تر بجلی سازی و تقسیم کاری کی مشینری میں ہوا۔ فولاد کی مصنوعات بھی بڑے پیمانے پر چین سے درآمد کی گئیں، تاکہ جاری انفراسٹرکچر اخراجات کو تقویت دی جاسکے۔ چین سے آمد قرض بھی بڑھ رہی ہے (پورے مالی سال 16ء میں حکومت کو چین سے قرضوں کی مد میں 13.1 ارب ڈالر ملنے کی توقع ہے)۔

بالآخر آئی ایم ایف پروگرام رواں برس ستمبر میں کامیابی سے ختم ہو رہا ہے، اس پروگرام سے پاکستان کو نہ صرف زرمبادلہ کے زمرے میں ممکنہ کچاؤ سے بچنے میں مدد ملی بلکہ اس سے دیگر بین الاقوامی مالی اداروں (آئی ایف آئی) کی اعانت حاصل کرنے میں بھی مدد ملی۔<sup>3</sup> یہ امید

<sup>2</sup> دوسری جانب ملک میں انفراسٹرکچر اخراجات و دیگر معاشی سرگرمیوں کے باعث نان آئل درآمدات کی طلب کی رفتار برقرار رہنے کا امکان ہے۔ اس لیے تیل کی درآمدات میں بچت کے باوجود آگے چل کر تجارتی خسارہ مزید بڑھ سکتا ہے۔

<sup>3</sup> جولائی تا مارچ مالی سال 16ء میں سرکاری رقوم کی آمد کے اہم ذرائع میں ایٹمی ترقیاتی بینک (721.8 ملین)، بین الاقوامی انجمن برائے ترقی (آئی ڈی اے) (708.8 ملین)، اسلامی ترقیاتی بینک (آئی ڈی بی) (684.8 ملین) شامل ہیں (ماخذ: اقتصادی امور ڈویژن)۔

کی جاتی ہے کہ آئی ایف آئیز کے ساتھ مذکورہ معاملات فنڈز میں توسیع کی سہولت (ای ایف ایف) نامی قرض گیری سہولت کے بعد بھی جاری رہیں گے کیونکہ پاکستان کی بیرونی مالکاری کی ضروریات میں وسط مدت سے اضافے کا تخمینہ لگایا گیا۔<sup>4</sup>

## 5.2 جاری کھاتہ: بڑھتی ہوئی نان آئل درآمدات نے تیل کے پست بل کے فوائد زائل کر دیے

جولائی تا مارچ مالی سال 16ء کے دوران جاری کھاتے میں 1.7 ارب ڈالر کا خسارہ ہوا، جو کہ گزشتہ مالی سال کے اسی مدت کے دوران ہونے والے 2 ارب ڈالر کے خسارے سے کم ہے۔ اس بہتری کا بیشتر حصہ پہلی سہ ماہی میں سامنے آیا، کیونکہ تیل کے کم درآمدی بل کی افادیت بعد ازاں نان آئل درآمدات میں اضافے کی نذر ہو گئی: مسلسل چار سہ ماہیوں تک کم ہونے کے بعد پاکستان کے مجموعی درآمدی بل میں مالی سال 16ء کی دوسری اور تیسری سہ ماہی میں سال بسال کی بنیاد پر اضافہ ہوا۔ جبکہ ترسیلات زر نے درکار اعانت فراہم کی، ان ذرائع آمدن میں معتدل اضافے کا مطلب ہے کہ ادائیگیوں کا دباؤ دوبارہ مالی کھاتے کی جانب جانے لگا۔ یہ ایک ایسے وقت ہوگا جب ممکن ہے پاک چین اقتصادی راہداری کے زمرے کے علاوہ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری دستیاب نہ ہو۔

کارکنوں کی ترسیلات زر: عالمی حالات کی ضرور سسانی کا آغاز

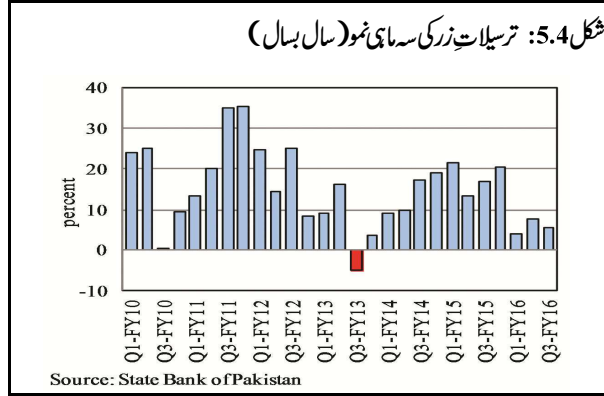
خصوصاً 2015ء کے دوسرے نصف حصے سے ترسیلات زر کے عالمی کاروبار میں وسیع تبدیلیاں وقوع پذیر ہو رہی ہیں۔ اس میں کئی محرکات کارفرما نظر آتے ہیں: فی الواقع جمود کا شکار نمواور ترقی یافتہ ممالک میں کم گرانی؛ تیل کی قیمتوں میں شدید نوعیت کی کمی اور اس کے بعد خلیج تعاون کونسل کے ممالک کی مزدور منڈی میں تبدیلیوں کے محرکات (جس میں ملازمین کو نوکریوں سے نکالا جانا اور ویزہ اجرائیں مسائل شامل ہیں)؛ امریکہ میں ملک سے باہر رقوم منتقل کرنے کے ضابطے سخت ہوتے جا رہے ہیں (جس کے باعث بینکوں کیلئے عملدرآمد کی لاگت اور انتقال زر میں اضافہ ہوا)؛ اور یورپ میں مہاجرین کا بحران۔

اس کے نتیجے میں 2015ء میں عالمی سطح پر ترسیلات زر میں بڑی حد تک کمی واقع ہوئی اور ترقی پذیر ممالک میں ترسیلات زر تقریباً ٹھہراؤ کا شکار ہو گئیں۔<sup>5</sup> حوصلہ افزاء طور پر اگرچہ 2014ء سے عالمی ترسیلات زر کی نمو کم ہونا شروع ہوئی لیکن پاکستان میں آمد زر عالمی حالات کے اثرات صرف حال ہی میں مرتب ہونا شروع ہوئے۔ جولائی تا مارچ مالی سال 16ء کے دوران ترسیلات زر میں گزشتہ سال کے مقابلے میں سال بسال بنیاد پر 5.8 فیصد اضافہ ہوا جبکہ اس کے مقابلے میں گزشتہ برس 17.3 فیصد نمو ہوئی تھی۔ یقیناً ماضی قریب میں اس زمرے میں ہم جس قسم کی سرعت دیکھ چکے ہیں، یہ اضافہ اس کے مقابلے میں غیر متاثر کن نظر آتا ہے، لیکن خطے کے دوسرے ممالک کو دیکھ کر یہ خاصہ مناسب لگتا ہے۔<sup>6</sup>

<sup>4</sup> مالی سال 17ء میں پاکستان کی خام سالانہ بیرونی مالکاری کی ضروریات (گزشتہ مدت کے خاتمے پر جاری حسابات کا خسارہ مع وسط و طویل مدتی قرض کی قسط وادائیگی، اور قلیل مدتی قرض) 10.7 ارب ڈالر تک پہنچ جائیں گی، اور مالی سال 20ء میں مزید اضافے کے ساتھ 13.0 ارب ڈالر تک جا پہنچے گی (ماخذ: آئی ایم ایف کنٹری رپورٹ 16/94، مارچ 16ء)۔

<sup>5</sup> 2015ء میں عالمی ترسیلات زر میں سال بسال بنیاد پر 1.7 فیصد کمی کی 14ء میں ترقی پذیر ممالک کی آمد زر میں 3.2 فیصد جبکہ 15ء میں 0.4 فیصد کمی ہوئی (ماخذ: ورلڈ بینک مانیٹریشن اینڈ ڈیولپمنٹ بریف، اپریل 16ء)۔

<sup>6</sup> 15ء میں سال بسال بنیاد پر بھارت کی ترسیلات زر میں 2.1 فیصد کمی واقع ہوئی، جبکہ سری لنکا کی ترسیلات میں 0.05 فیصد تنزیلی ہوئی، جبکہ اسی سال بنگلہ دیش کی ترسیلات زر میں صرف 2.5 فیصد کا اضافہ ہوا (ماخذ: عالمی بینک)۔



اس کے باوجود ہمیں یقین ہے کہ نمو زیادہ ہو سکتی تھی، اگر ترسیلات زر کے کاروبار پر موثر زراعت کو کم کرنے کا فیصلہ نہ کیا جاتا۔<sup>7</sup> یہ جائزہ ٹھیک تین برس قبل ترسیلات زر میں تنزلی کے حجم کے مشاہدے کی بنیاد پر کیا گیا، جب حکومت کی جانب سے ٹیلی گرافک ٹرانسفر کے چارجز کی ادائیگی میں بڑی حد تک تاخیر کی گئی، جب سے پاکستان ریپی ٹینر انیشیو کا آغاز ہوا ہے۔ اس وقت سے مالی سال 13ء کی تیسری سہ ماہی ترسیلات زر کی آمد کے تناظر میں بدترین رہی (شکل 5.4)۔

**جدول 5.3: ترسیلات زر کی آمد بلحاظ ملک (جولائی تا مارچ)**

ملین ڈالر

نمو فیصد	میں 16ء	میں 15ء	
8.0	9,327	8,636	خلیج تعاون کونسل
-7.5	1,857	2,008	امریکہ
3.5	1,807	1,747	برطانیہ
15.8	1,394	1,204	دیگر
5.8	14,385	13,595	مجموعہ

ماخذ: اسٹیٹ بینک

ہمارے خیال میں حال ہی میں فی صارف/یومیہ لین دین پر عائد کی جانے والی پابندیوں کے ساتھ زراعت میں کمی سے مجموعی طور پر ترسیلات زر کے کاروبار کی وسعت محدود ہو جائے گی۔<sup>8</sup> تاہم ہمیں بینکوں سے توقع ہے کہ وہ جتنی طور پر مزید موثر لگتی نظام اور ادائیگی

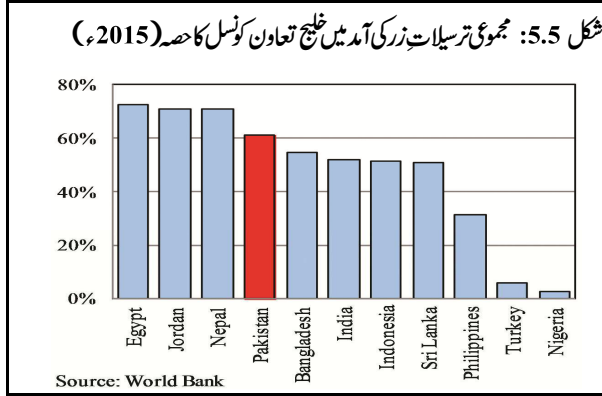
کے ذرائع متعارف کرائیں گے تاکہ ری بیٹ میں کمی سے مارجن پر لگنے والی ضرب کو کم کیا جاسکے۔ بینکوں کو قوم کی منتقلی کے بین الاقوامی آپریٹرز (ایمیٹرز) کے ساتھ نئے اتحاد بنانے، اپنی کوششوں میں اضافے اور اختراعی مصنوعات متعارف کرانے پر بھی توجہ دینی چاہیے۔ مزید برآں زراعت میں کمی خود صحیح سمت کی جانب ایک قدم ہے، کیونکہ آزاد منڈی کے ماحول میں بینکوں کو اپنے کام میں زیادہ موثر ہو جانا چاہیے۔ تاہم ترسیلات زر میں آنے والی کمی کا موجب عالمی محرکات ہیں، جن پر درج ذیل حصوں میں تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے، ان کا مستقبل قریب میں کارفرما رہنے کا امکان ہے۔ اس کے ذریعے ہم دو اہم راہداریوں میں ساختی معاملات کا حوالہ دے رہے ہیں: خلیجی ممالک اور امریکہ (جدول 5.3)۔

#### خلیجی راہداری

جب سے مندی نے عالمی بازار اجناس میں غلبہ حاصل کیا ہے، اس وقت سے تیل سے مالا مال خلیج تعاون کونسل کے ممالک کے مستقبل پر خدشات کے بادل منڈلانے لگے ہیں۔ دوسرے ترقی پذیر ممالک بھی انتظار میں ہیں، بالخصوص وہ ممالک جن کا زرمبادلہ کے لیے اس خطے پر

<sup>7</sup> حکومت نے فی ترسیل زر پر موثر زراعت کو 25 سعودی ریال سے کم کر کے 20 ریال کر دیا، اور ایک لین دین میں کٹنے والی رقم سے کچھ حصے کی واپسی کی اہلیت کو 100 ڈالر سے بڑھا کر 200 ڈالر (یا مساوی) کر دیا، یہ تبدیلیاں جولائی 15ء سے نافذ العمل ہوئیں۔

<sup>8</sup> مئی 2016 میں اسٹیٹ بینک نے (بذریعہ ای پی ڈی سرکولر 20168 of) اعلان کیا تھا کہ بینک صرف ایک ہی ارسال کنندہ اور وصول کنندہ کے مابین اسی روز ہونیوالے ترسیلات زر کی بابت رقم کی واپسی کریں گے، جبکہ اس ضمن میں کسی اور روزانہ کے درمیان میں ہونیوالے لین دین کو خاطر میں نہیں لایا جائے گا۔ لین دین کو منقسم کرنے کے اس اقدام کا مقصد زراعت کے غلط استعمال کو روکنا تھا۔



بہت زیادہ انحصار ہے۔ اگرچہ پاکستان اپنی برآمدات کے لیے اس خطے پر کم انحصار کرتا ہے، تاہم یہ ان ممالک میں شامل ہے جو کہ کارکنوں کی ترسیلات زر کے زمرے میں خلیج تعاون کونسل کے ممالک پر خاصا انحصار کرتے ہیں (شکل 5.5)۔ اس لیے گزشتہ عشرے سے جس خطے سے ترسیلات زر میں مسلسل 16 فیصد سالانہ کی حیرت انگیز نمو آ رہی تھی، اس میں کمی کی توقع تھی۔

ترسیلات زر میں کمی کے حوالے سے ایسا لگتا ہے کہ پاکستان بدترین صورت حال سے بچ گیا ہے: ایک جانب تو خلیج تعاون کونسل کے ممالک سے پاکستان میں آنے والی ترسیلات زر میں واقعاً کمی (جولائی تا مارچ مالی سال 15ء میں 22.7 فیصد سے رواں برس محض 8.0 فیصد ہوئی) ہوئی تاہم یہ تنزلی کا شکار نہیں ہوئیں جیسا کہ بھارت، بنگلہ دیش اور سری لنکا ہوئے تھے۔

خطے سے ہونے والی آمد زر کے پس منظر میں تشویشناک امر مالی سال کی تیسری سہ ماہی میں سال بسال کی بنیاد پر 4.7 فیصد کی قلیل نمو ہے۔<sup>9</sup> اگر ترسیلات زر اسی رفتار کے ساتھ نمو پاتے رہے تو پاکستان کو گزشتہ چند سہ ماہیوں میں زرمبادلہ کے ضمن میں میسر ہونیوالے اطمینان میں کمی ہو جائے گی۔ ان حالات میں ایک آزر و مندانہ بندوبست کچھ اس طرح ہوگا: (1) خطے میں ہمارے ملازمین کو مالکان کی جانب سے معصمانہ رویے سے تحفظ دلانے کیلئے خلیج ممالک (جی سی سی) سے پاکستان کے سفارتی تعلقات کو بروئے کار لایا جائے، اور (2) خلیج تعاون کونسل میں شامل ممالک کی حکومتیں اپنے ترقیاتی اخراجات میں کمی نہ کریں (پاکستان کیلئے کیا ہی اچھا ہو کہ ایسا کچھ تیل کی قیمتوں میں اضافے کے بغیر ہو، مطلب یہ کہ خطے کی معیشتیں اپنی آمدنی کی بنیاد کو تیل سے متنوع کریں اور غیر ترقیاتی اخراجات میں کمی کر کے مالی گنجائش پیدا کریں)۔ تاہم اگر ایسا معاملہ رہا تو بھی ان دونوں محرکات کا وسط مدتی اور طویل مدتی تناظر میں عمل میں آنے کا امکان ہے۔

سعودی عرب نے بعد از تیل معیشت کے تصور کے حوالے سے وسیع خطوط مرتب کیے ہیں۔ سعودی عرب کے وژن 2030 کے مطابق، جسے کونسل برائے معاشی اور ترقیاتی امور نے وضع کیا اور اپریل میں کابینہ نے منظوری دی، سعودی عرب تیل پر اپنے محاصل اور برآمدات کا ارتکاز بڑی حد تک کم کرنے کی منصوبہ بندی کر رہا ہے۔<sup>10</sup> تاہم کئی ایک حلقوں کو یہ منصوبہ خاصا کوشش طلب معلوم ہوتا ہے اور اس کے مؤثر عملدرآمد کے حوالے سے شک و شبہ کی فضا قائم ہے، معیشت کو متنوع کرنے کے سابقہ منصوبوں پر بھی عملدرآمد نہیں ہوا۔ مختصراً، ایندھن

<sup>9</sup> رواں مالی سال میں متحدہ عرب امارات (یو اے ای) سے ہونیوالی آمد زر میں بڑی تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ مثال کے طور پر جولائی تا مارچ مالی سال 16ء دہائی سے آئیوالی ترسیلات زر میں (جہاں تیل پر انحصار کم اور ساتھ ہی سیاسی سیٹ اپ قدرے لبرل ہے) سال بسال بنیاد پر 16.7 فیصد اضافہ ہوا جبکہ اسی مدت میں ابوظہبی اور شارجہ سے آئیوالی ترسیلات زر میں بالترتیب 25.4 اور 3 فیصد کمی واقع ہوئی۔

<sup>10</sup> اس منصوبے کے کلیدی اہداف میں شامل امور، معاشی سرگرمی میں نجی شعبے کے حصے کو بڑھانا، اثاثوں کی فروخت اور سرکاری اداروں کی چھکاری (مثلاً آرامکو کے تقریباً 5 فیصد حصص کی فروخت)، اخراجات کم کرنا جس میں زراعت میں کمی اور ٹیکسوں میں اضافہ (بشمول 2018ء میں ویلویڈ ڈیٹیکس متعارف کرانا)، اور مقامی آبادی کا مختلف ملازمتوں میں حصہ بڑھانا ہیں۔

کی مد میں زراعت میں کمی اور ٹیکسوں میں اضافے سے غیر ملکی ملازمین کی بچتوں میں کمی واقع ہوگی اور ان کی اپنے ملک میں ترسیلات زر بھیجنے گنجائش کم ہوگی۔

دریں اثناء دبئی اور قطر جیسی معیشتوں کے ضمن میں رواں مالی سال کے اب تک کے دورانیے میں ترسیلات زر کی نموبھر پور رہی، جس کی وجہ وہاں ایکسپو 2020 اور فیفا ورلڈ کپ 2022 سے متعلق زیر تکمیل انفراسٹرکچر منصوبے ہیں۔ اس کے ساتھ بین الاقوامی مالیاتی ادارے (آئی ایم ایف) کے مطابق عمان اور بحرین کی جانب سے اعلان کردہ اخراجاتی کٹوتیاں بڑی حد تک جاری اخراجات کے حوالے سے ہیں؛ اس کے باعث ان ممالک میں انفراسٹرکچر ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کیلئے خاطر خواہ مالی گنجائش ملتی چاہیے۔<sup>11</sup>

امریکی راہداری اگرچہ تیل کی قیمتیں کئی جی سی سی ممالک کی مالی صورت حال پر اثر انداز ہوئیں اور ترسیلات زر کی نمو کو کم کرنے کا موجب بنیں، ایک مختلف مسئلہ امریکہ سے ترسیلات زر کی آمد میں کمی کا ہے، رقوم منتقلی کے آپریٹرز (ایم ٹی او) ترسیلات زر کی انتظام کاری کے سخت ضابطوں کا سامنا کر رہے ہیں۔<sup>12</sup> ان ضابطوں کے باعث نہ صرف بینکوں اور امریکہ میں کام کرنے والے ایم ٹی او کی عملدرآمدی لاگت میں اضافہ ہوا بلکہ ان کی وجہ سے ترسیلات زر کی منتقلی کے کاروبار میں بھی مخصوص مشکلات پیدا ہوئیں۔ روایتی طور پر بینکوں کی ضابطہ کاری زیادہ ہوتی ہے، اس نئے مروجہ طریقہ کار (بذریعہ نام نہاد "ریسیننس رول") میں ایم ٹی او کی شمولیت سے ترسیلات زر کی منتقلی کے کاروبار پر وسیع تر اثرات مرتب ہوئے۔

مثال کے طور پر صارفین کے مالی تحفظ کیلئے قائم امریکی محکمے (سی ایف پی بی) نے زری خدمت کے کاروباروں کے ذریعے اکتوبر 2013 میں صارفین کے معیارات تحفظ کو مضبوط بنایا تھا، اور ساتھ ہی ساتھ انسداد منی لانڈرنگ اور دہشت گردی کی مالی معاونت کی روک تھام کے ضابطوں (اے ایم ایل/سی ایف ٹی) پر عملدرآمد یقینی بنانے کیلئے سخت اقدامات کیے تھے۔<sup>13</sup> ان ضابطوں پر عمل پیرا ہونے کے ضمن میں ایم ٹی او کو اپنے نظاموں کو مربوط بنانے اور اپنے ٹیکنالوجیکل انفراسٹرکچر کو بہتر بنانے کیلئے خاطر خواہ سرمایہ کاری کرنی ہوگی۔

برطانوی راہداری برطانیہ (جی سی سی ممالک اور امریکہ کے بعد) پاکستان کیلئے ترسیلات زر کا تیسرا اہم ترین ذریعہ ہے، جولائی تا مئی مالی سال 16ء میں مجموعی ترسیلات زر میں اس کا حصہ 12.5 فیصد تھا۔ امریکہ کے برخلاف اس مدت کے دوران سال بسال کی بنیاد پر اس ملک سے آئیو الے ترسیلات زر میں 3.5 فیصد اضافہ ہوا۔ ان آمد زر کے متعلقہ استحکام کی بنیاد دو محرکات پر ہے۔ پہلا، پی آر آئی کے تحت اسٹیٹ بینک برطانیہ

11 جولائی تا مارچ مالی سال 16ء میں بحرین اور عمان سے آئیو الے ترسیلات زر میں سال بسال بنیاد پر زبردست اضافہ ہوا، جو کہ بالترتیب 23.7 فیصد اور 19.8 فیصد رہا۔

12 جولائی تا مارچ مالی سال 16ء میں امریکہ سے آئیو الے ترسیلات زر میں سال بسال بنیاد پر 7.5 فیصد کمی ہوئی، زیادہ تر یہ کمی مالی سال 16ء کی دوسری سہ ماہی میں ہوئی۔

13 ان اقدامات کی ایک اہم خاصیت مجازا بچتوں کی بے ضابطگیوں کیلئے ترسیلات زر کی خدمت فراہم کرنے والوں کو ذمہ دار ٹھہرانا تھا، اگر وہ سزایافتہ ہوں تو رقوم کی منتقلی کے کاروبار میں ان کا لائسنس معطل یا منسوخ کیا جاسکتا ہے۔ 2015 کی رپورٹ میں ویسٹرن یونین نے اس مسئلے کی نشاندہی جامع انداز میں کی۔ ”دنیا بھر میں ضابطہ کار رقوم منتقلی کی خدمت فراہم کرنے والوں کی گہرائی سختی سے کر رہے ہیں، اور ضابطہ پر عملدرآمد یقینی بنانے کے لیے ان پر اضافی کوششوں کی شرائط عائد کرتے ہیں۔۔۔ ہم صارف، ایجنٹ اور سب ایجنٹ کے کاروبار کے جامع جائزہ، ان کی تصدیق، لین دین منظوری، متعلقہ معلومات کی فراہمی اور رپورٹنگ کی شرائط سے متعلق بڑھتی ہوئی عملدرآمدی لاگت کے تجربے سے گزر رہے ہیں۔“

جدول 5.4: پاکستان کی طرف مالی رقوم کا بھاء (جولائی تا مارچ)		
ملین ڈالر	م 15ء	م 16ء
پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری	832	960
بجلی کے شعبے کو منہا کر کے	694	462
پاکستان میں جزو دانی سرمایہ کاری	1,041	-393
زرمبادلہ قرضے اور واجبات (خالص)	696	2,005
مرکزی بینک	11	3
امانتیں لینے والی کارپوریشن	388	-145
عمومی سرکاری (بشمول بین الاقوامی مالی ادارے)	590	2,196
ادائیگیاں	2,741	4,492
بالاقساط ادائیگی	2,149	2,296
دیگر شعبے	-293	-49
ماخذ: اسٹیٹ بینک		

میں نیٹ ورک کو ریج بڑھانے کیلئے ایم ٹی اوڑ کے ساتھ نئے روابط قائم کرنے میں کمرشل بینکوں کی حوصلہ افزائی کر رہا ہے (جو کہ امریکہ میں کرنا کڑے ضوابط کے باعث مشکل تر ہوتا جا رہا ہے)۔ اس کی وجہ سے یہ امر یقینی بنا کہ تارکین وطن کو ترسیلات زر کیلئے متعدد قانونی اور قابل گنجائش ذرائع میسر آئیں۔<sup>14</sup>

دوسری وجہ برطانیہ میں خود پاکستانی برادری کا حجم اور نوعیت ہے۔ 13ء کے اختتام تک برطانیہ میں پاکستانی برادری کے افراد کی تعداد (تقریباً 15 لاکھ افراد) دیگر کمیونٹیز کے مقابلے میں دوسرے نمبر پر

تھی۔<sup>15</sup> برسوں سے تارکین وطن نے آبائی علاقوں میں اپنے اہل خانہ کی مالی مدد جاری رکھی اور ساتھ ہی مقامی سطح پر ترقیاتی اقدامات کیلئے رقوم دیتے رہے۔

### 5.3 مالی کھاتہ: بین الاقوامی اداروں کے آمدز کی بہتات

مالی سال 15ء کی طرح جولائی تا مارچ مالی سال 16ء میں ملکی آمدز جاری کھاتے کے خسارے کو پورا کرنے کیلئے کافی تھیں، ساتھ ہی ساتھ اس نے ذخائر کو بڑھانے میں بھی کردار ادا کیا۔ نظر ثانی کی مدت کے دوران بین الاقوامی اداروں سے زرمبادلہ کی آمد غالب رہی، تاہم بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں بھی تھوڑا اضافہ ریکارڈ کیا گیا (جدول 5.4)۔

بیرونی براہ سرمایہ کاری: چین کی سبقت

چین حال ہی میں پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کا غالب ذریعہ بنا، جس کی بنیادی وجہ بجلی کے منصوبوں میں اس کی دلچسپی ہے۔ جولائی تا مارچ م 16ء میں چین ملک میں سب سے زیادہ خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کرنے والا ملک بنا رہا، اس کا حصہ نصف سے زائد رہا، اس کے بعد متحدہ عرب امارات اور ہانگ کانگ کا نمبر آتا ہے۔<sup>16</sup> چینی کمپنیاں خاص طور پر کونیلے سے بجلی بنانے میں دلچسپی رکھتی ہیں کیونکہ اس سے فی یونٹ بجلی فرنس آئل یا بائی اسپید ڈیزل کے مقابلے میں قدرے سستی پڑتی ہے۔ بجلی کے شعبے کے علاوہ ملک میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں کمی واقع ہوئی۔

14 2010 تا 2014 تک برطانیہ سے ترسیلات زر کے مجموعی اخلاص 4.6 فیصد کا سالانہ اضافہ ہوا (ماخذ: عالمی بینک)۔ اسی مدت کے دوران برطانیہ سے پاکستان جانے والی ترسیلات زر میں سالانہ 22 فیصد کا اضافہ ہوا۔

15 ماخذ: وزارت برائے سمندر پار پاکستانی ترقیاتی وسائل کا سالانہ رپورٹ 2013-14۔

16 مارچ تا جولائی مالی سال 16ء کے دوران خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری 960 ملین ڈالر رہی، جس میں سے 518 ملین ڈالر چین سے آئے، جبکہ 126 ملین ڈالر کے ساتھ متحدہ عرب امارات دوسرے اور 120 ملین ڈالر کے ساتھ ہانگ کانگ تیسرے نمبر پر رہا۔



جدول 5.5: تجارتی کھاتہ جولائی تا مارچ کے دوران			
ارب ڈالر	م 14ء	م 15ء	م 16ء
برآمدات	19.1	17.9	15.6
درآمدات	33.0	33.9	32.5
تجارتی خسارہ	-14.0	-16.0	-16.9
شرح نمو (فیصد)			
برآمدات	5.9	-6.0	-12.9
درآمدات	0.8	2.8	-4.4
تجارتی خسارہ	-5.3	14.8	5.2
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات			

جزدانی سرمایہ کاری

مالی سال 16ء کی تیسری سہ ماہی کے آغاز میں بڑے پیمانے پر اونے پونے داموں پر فروخت نے عالمی حصص بازاروں (خصوصاً ابھرتی ہوئی مارکیٹوں میں) کیلئے اچھا تاثر پیدا کیا، کیونکہ تیل کی قیمتیں 13 برس کی کم ترین سطح (ایران پر سے بین الاقوامی پابندیوں کے خاتمے کے بعد) پر پہنچیں، جنوری کی ابتداء میں چینی حصص بازار کریش ہونے سے سرمایہ کار بوکھلا گئے اور دسمبر 15ء کے وسط میں فیڈرل فنڈز کے نرخ بڑھے، نتیجتاً مارکیٹ سرمایت میں اربوں ڈالر کا صفایا ہو گیا۔

تاہم گذشتہ چند ماہ میں کچھ ٹھہراؤ آ گیا ہے، جس کی وجہ فروری کے وسط سے خام تیل کی قیمتوں میں دوبارہ اضافے کے ساتھ بڑے حصص بازاروں میں بحالی ہے۔ پاکستان کے بازار حصص میں 2015ء کے دوران تغیر پذیری واضح طور پر نمایاں تھی لیکن مقامی خرید میں تیزی اور غیر ملکی فروخت کی شدت میں کمی آنے کے بعد ماہ فروری سے اس میں اضافے کا رجحان ہے۔

تاہم عالمی معاشی و سیاسی محاذوں پر غیر یقینی صورتحال اب بھی برقرار ہے۔ ان میں عالمی طلب کی مبہم صورتحال، امریکہ میں مزید زری سختی کی رفتار، چینی معیشت کی بتدریج تنظیم نو اور برطانیہ کے یورپی یونین سے انخلاء کی صورت میں یورپی یونین کے ٹوٹنے کے امکانات شامل ہیں۔ اس سے قطع نظر کہ جون 16ء کے وسط میں مورگن اسٹینلی کیسٹینیل انٹرنیشنل (ایم ایس سی آئی) کی جانب سے پاکستان کے بازار حصص کو ابھرتی ہوئی مارکیٹوں (ای ایم) کے ذمرے میں شامل کرنے سے سرمایہ کاروں کے احساسات کو تقویت ملے گی۔

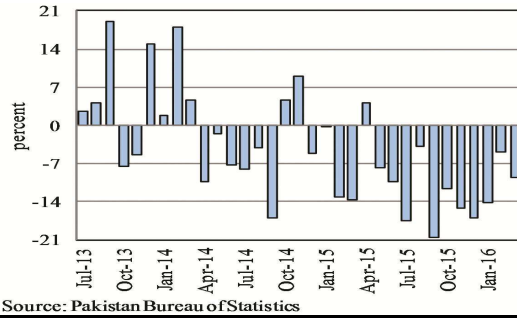
#### 5.4 تجارتی کھاتہ<sup>17</sup>

پاکستان کے تجارتی خسارے میں رواں برس اضافہ ہوتا رہا، جس کی وجہ برآمدات میں کمی اور نان آئل اشیاء کی درآمد میں اضافہ ہے جس نے کم قیمت پر تیل کی درآمد سے ہونے والی بچت کو زائل کر دیا۔ تاہم جولائی تا مارچ مالی سال 16ء کے دوران تیل کی درآمدات میں آنے والی 37.2 فیصد کمی کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ اس کے باعث تجارتی خسارے کی نمو کو صرف 5.2 فیصد تک رکھنے میں مدد ملی، گزشتہ برس اسی مدت کے دوران تجارتی خسارے کی شرح 14.8 فیصد رہی تھی (جدول 5.5)۔<sup>18</sup>

<sup>17</sup> سیکشن پاکستان دفتر شماریات کی جانب سے کسٹومر اعداد و شمار کی بنیاد پر تیار کیا گیا۔ جائزے کے مقصد کیلئے ان اعداد و شمار کو ادائیگیوں کے ریکارڈ کے اعداد و شمار پر افادیت حاصل ہے، کیونکہ یہ حجم اور پورٹ قدروں معلومات کی حامل ہیں۔ اس حصے میں درج معلومات ادائیگی ریکارڈ کے اعداد و شمار سے مطابقت نہیں رکھتی، جسے حصہ 5.1 میں رپورٹ کیا گیا۔ ان اعداد و شمار کی دو فہرستوں کے مابین فرق کو سمجھنے کیلئے، براہ کرم ضمیمہ: اعداد و شمار کی توضیح ملاحظہ فرمائیے۔

<sup>18</sup> جولائی تا مارچ مالی سال 15ء میں تیل کی قیمتوں میں بڑی حد تک کمی ہونے کے باوجود پاکستان کی کل درآمدات میں سال بسال بنیاد پر 2.8 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اس کے ساتھ برآمدات میں ہونیوالی کمی نے سال بسال بنیاد پر مجموعی تجارتی خسارے کو 14.8 فیصد تک پہنچا دیا تھا۔

شکل 5.6: برآمدات میں سال بسال نمو

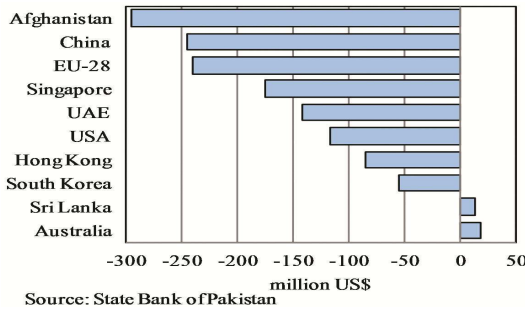


#### برآمدات

کچھ مدت سے پاکستانی برآمدات کی خراب کارکردگی تشویش کا باعث بنی ہوئی ہے۔ جولائی تا مارچ مالی سال 16ء میں برآمدات میں 12.9 فیصد کمی آئی جبکہ گزشتہ برس اسی مدت کے دوران برآمدات میں کمی کی شرح 6.0 فیصد رہی۔ اجناس کی قیمتوں میں کمی، چین کی طلب میں کمی، کمزور عالمی معاشی بحالی اور زائد مقامی پیداواری لاگت نے کئی سال سے برقرار اس رجحان کو پیدا کرنے میں کردار ادا کیا (شکل 5.6)۔ اس سال سامنے آنے والی ایک تکلیف دہ چیز کلیدی فصلوں جیسے کپاس، چاول اور گنے کی پیداوار میں تخفیف تھی۔ چونکہ پاکستانی برآمدات بنیادی طور پر وسائل کی بنیاد پر تیار کردہ مصنوعات پر مرکوز ہیں، اس لیے جولائی تا مارچ مالی سال 16ء میں ان کی تخفیف بہت زیادہ شدید رہی۔

شکل 5.7: جولائی تا مارچ م س 16ء میں اہم ممالک کو پاکستان کی برآمدات میں مطلق

#### سال بسال تبدیلی



تقریباً تمام منڈیوں خاص کر یورپی یونین،

افغانستان اور چین نے برآمدات کی اس ابتکار کردگی میں اپنا حصہ ڈالا (شکل 5.7)۔ تاہم اس مرتبہ تمام مارکیٹوں میں برآمدات میں کمی کی نوعیت میں تفریق کی دلچسپ صورتحال مشاہدے میں آئی، جبکہ ایشیائی مارکیٹوں کے برآمدی حجم میں کمی آئی، جبکہ جدید معیشتوں میں آنیوالی بہتری کو کم یونٹ قیمتوں نے گھٹا دیا۔

خاص طور پر ایک سہ ماہی سے زائد کے عرصے تک افغانستان کو برآمدات میں کمی سیمٹ کی ترسیل میں کمی کے باعث ہوئی، جبکہ کپاس کے دھاگے اور کپڑے کی کم ترسیل کے باعث چینی مارکیٹ میں ہماری برآمدات میں کمی ہوئی۔ سنگاپور کے معاملے میں بھی برآمدات میں کمی کی وضاحت حجم سے ہوتی ہے۔ تاہم یہ بات مد نظر رکھی جائے کہ تیل کی قیمتوں میں کمی سے پاکستان کیلئے پیٹرولیم آئل اور مختلف جیسی مصنوعات کی برآمدات قابل عمل نہیں رہیں، سنگاپور کو برآمدات میں ان مصنوعات کا بڑا حصہ ہے۔

اس کے برخلاف جولائی تا مارچ مالی سال 16ء میں امریکی اور یورپی منڈیوں کو پاکستان کی کپڑوں اور گھریلو ٹیکسٹائل کی برآمدات میں قابل ذکر حد تک بحالی ہوئی، لیکن یونٹ قیمتوں میں مسلسل کمی نے برآمدی مالیت کو متاثر کیا (جدول 5.6)۔

جدول 5.6: جولائی تا مارچ مہ 16ء کے دوران برآمدات میں سال بسال فرق لحاظ جولائی تا مارچ مہ 15ء ملین ڈالر			
مقداری اثر	نرخ و اثر	مجموعہ	
بامتی چاول	-32.5	-94.9	-127.4
غیر بامتی چاول	95.1	-161.4	-66.3
پھل اور سبزیاں	-25.2	-3.3	-28.5
شکر	-74.0	-1.6	-75.6
گوشت	14.0	16.6	30.5
خام کپاس	-66.2	-0.5	-66.7
سوئی دھاگہ	-501.9	26.9	-475.0
سوئی کپڑا	91.4	-281.8	-190.3
ملبوسات *	17.2	7.6	24.8
بستر کی چادریں	8.4	-74.3	-65.9
تولیے	37.1	-30.1	7.1
نپھیا	-233.5	-1.7	-235.2
رنگہ ہوا چمڑا	-88.1	-11.4	-99.5
چمڑے کی ملبوسات	-36.6	-3.0	-39.6
جوتے	-18.6	-1.0	-19.6
پلاسٹک	-100.7	36.5	-64.2
دوائیں	-40.9	35.6	-5.3
سینٹ	-85.0	-16.0	-101.0

\* بشمول نئے ہونے والے اور تیار ملبوسات، ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

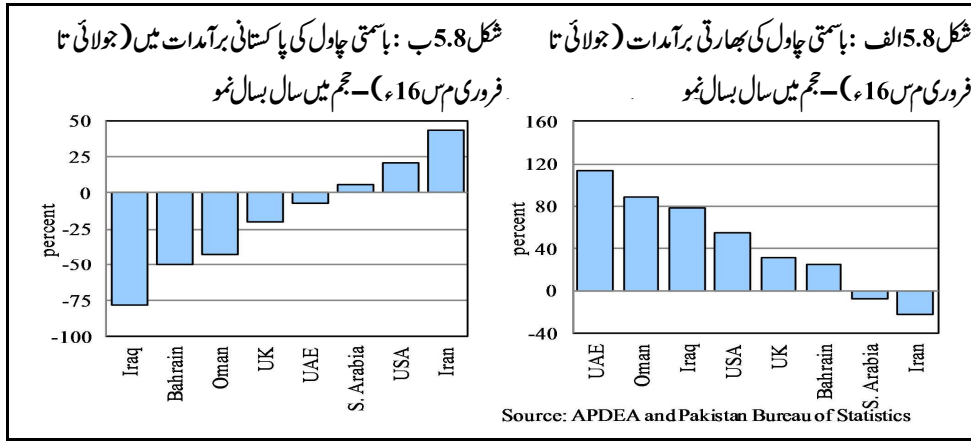
بالخصوص، جولائی تا مارچ مالی سال 16ء میں پاکستان یورپی یونین اور امریکی منڈیوں میں ریڈی میڈ کارمنٹس، تولیے، نئے ہونے والے لباس اور بستر کی چادریں بڑے تعداد میں برآمد کرنے کے قابل ہوا، کیونکہ ان معیشتوں میں طلب بحال ہوئی تھی۔<sup>19</sup> ہمارے برآمد کنندگان کپاس کی فصل میں کمی کے باوجود اپنے برآمدی وعدوں کو نبھانے میں کامیاب رہے، جس کی وجہ دستیاب ذخیرہ اور بھارت سے خام مال کی بروقت درآمدات تھیں۔

پاکستان امریکی منڈی میں اپنا برآمدی حصہ برقرار رکھنے میں کامیاب رہا، جولائی تا فروری مالی سال 16ء میں سال بسال کی بنیاد پر امریکہ کو لباس اور ٹیکسٹائل کی برآمدات میں تقریباً 7.2 فیصد اضافہ ہوا۔ تاہم بنگلہ دیش کے مقابلے میں پاکستان کی کارکردگی معتدل نظر آتی ہے، جس نے اپنی فیکٹریوں میں بہتر حفاظتی ماحول پر عملدرآمد کرنے کے بعد امریکی منڈی میں اپنے برآمدی حصے میں اضافہ کیا۔<sup>20</sup>

تاہم نان ٹیکسٹائل مصنوعات جیسے چاول اور سینٹ میں مسابقتی مسائل تسلسل کے ساتھ جاری رہے (جدول 5.6)۔ چاول کی صورت میں جو کہ نان ٹیکسٹائل گروپ کا سب سے بڑا عنصر ہے، جولائی تا مارچ مالی سال 16ء میں سال بسال بنیاد پر اس کی برآمدات میں 11.6 فیصد کمی واقع ہوئی، جبکہ کم اکائی قیمتوں کے باعث غیر بامتی برآمدات میں کمی آئی، طلب میں کمی کے باعث بامتی چاول کی برآمدات میں مزید کمی واقع ہوئی جولائی تا مارچ مالی سال 16ء میں سال بسال حجم کی بنیاد پر بامتی چاول کی برآمدات میں 7.1 فیصد کمی ہوئی۔

پاکستانی برآمد کنندگان مشرق وسطیٰ کی منڈیوں جیسے عراق، متحدہ عرب امارات، بحرین اور عمان میں بھارت کے مختلف اقسام کے (بنیادی طور پر پوسا چاول) زائد یافت اور کم قیمت چاول کے لیے مسلسل اپنی برآمدی گنجائش میں کمی ہونے دے رہے ہیں (شکل 5.8 الف اور ب)۔

19 مثلاً، جولائی تا مارچ مالی سال 16ء میں حجم کے اعتبار سے سال بسال بنیاد پر 28 کزن ممالک پر مشتمل یورپی یونین کی مجموعی درآمدات میں 1.7 فیصد اضافہ ہوا (ماخذ: یورو اسٹیٹ)۔  
20 جولائی تا مارچ مالی سال 16ء میں پاکستان سے امریکہ کو لباس و ٹیکسٹائل مصنوعات کی برآمدات میں محض 100 ملین مربع میٹر کا اضافہ ہوا، جبکہ بنگلہ دیش سے امریکہ کو اس کی برآمدات میں 300 ملین مربع میٹر اضافہ ہوا (اوکیسا)۔ نومبر 2012ء میں بنگلہ دیش کی ایک گارمنٹ فیکٹری میں آتشزدگی کے واقعے کے بعد برآمدی منڈیوں میں اس کا حصہ متاثر ہوا تھا جس کے بعد سے وہاں کی کمپنیوں نے اپنی فیکٹریوں میں حفاظتی اقدامات میں اضافہ کیا۔



جنوری 2016ء میں ایران پر عائد بین الاقوامی پابندیاں اٹھنا پاکستانی برآمدات کیلئے مثبت ثابت ہوا۔ جولائی تا جنوری مالی سال 16ء میں ایران کو چاول کی برآمدات دگنی سے زائد 4500 ٹن تک جا پہنچی۔

اسی طرح سیمنٹ کے معاملے میں برآمدات میں کمی افغانستان میں اس کی ترسیل میں کمی واقع ہونے سے ہوئی کیونکہ اس منڈی میں ایران کی مختلف اقسام کی سیمنٹ سخت مسابقت پیدا کر رہی ہے۔ جولائی تا مارچ مالی سال 16ء میں سال بسال بنیاد پر افغانستان کو سیمنٹ کی برآمدات میں 34.2 فیصد کمی ہوئی۔ دوسری جانب جنوبی افریقی منڈی میں پاکستان کی سیمنٹ پر اینٹی ڈمپنگ ڈیوٹی میں توسیع بھی ایک اضافی مسئلہ رہی۔ بالخصوص انٹرنیشنل ٹریڈ ایڈمنسٹریشن کمیشن، جس نے مئی 15ء میں ابتدائی طور پر چھ ماہ کیلئے پاکستانی سیمنٹ مصنوعات پر 14 تا 77 فیصد اینٹی ڈمپنگ ڈیوٹی عائد کی تھی، دسمبر 15ء میں اس ڈیوٹی کی میعاد کو 5 سال تک بڑھا دیا تھا۔ جولائی تا جنوری مالی سال 16ء کے دوران سال بسال بنیاد پر اس ملک کو سیمنٹ کی فروخت میں حجم کے اعتبار سے 70 فیصد کمی آئی۔

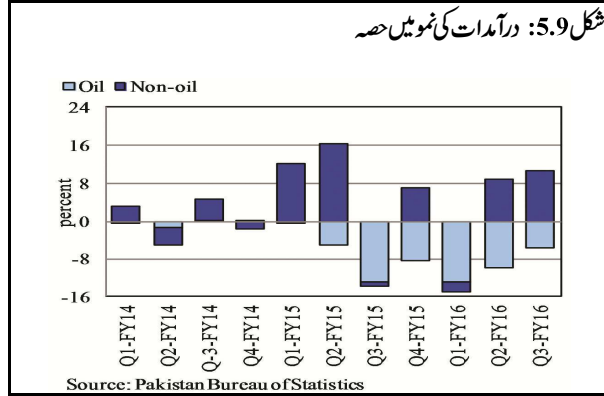
#### درآمدات

جولائی تا مارچ مالی سال 16ء میں درآمدات میں 4.3 فیصد کمی ہوئی جبکہ گزشتہ برس اس مدت کے دوران برآمدات میں 2.8 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ یہ پوری کمی سال کی پہلی ششماہی میں دیکھی گئی، جب تیل کی درآمدات میں واضح کمی نے نان آئل درآمدات میں اضافے کی تلافی کر دی۔ تاہم مالی سال 16ء کی تیسری سہ ماہی میں مجموعی درآمدات میں سال بسال بنیاد پر 5.4 فیصد اضافہ ہوا، جس کی وجہ بجلی سازی اور تقسیم کاری کی مشینری اور خام کپاس کی درآمدات میں تیزی آئی تھی (شکل 5.9)۔

#### پیشرو لیم مصنوعات

جولائی تا مارچ مالی سال 16ء میں سال بسال بنیاد پر پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں 37.2 فیصد کمی واقع ہوئی، جبکہ گزشتہ برس اس مدت کے دوران اس کی تخفیف کی شرح 18.7 فیصد تھی۔ یہ تمام کمی کم تر اکائی قیمتوں کے باعث ہوئی، کیونکہ اس مدت میں درآمدی حجم میں 8.6 فیصد کا اضافہ ہوا۔<sup>21</sup>

<sup>21</sup> ماخذ: آئل کیپی مشاورتی کونسل (اوی اے سی)۔



پیٹرولیم مصنوعات کے حجم میں اضافہ خام تیل اور پیٹرول کے باعث ہوا، جبکہ درآمدی فرنس آئل اور ہائی اسپیڈ ڈیزل کی طلب گزشتہ برس سے کم رہی (جدول 5.7)۔ دوسری جانب مقامی ریفرنسز میں آمدز میں بہتری خام تیل کی طلب میں اضافے کی غمازی کرتی ہے۔ گاڑیوں کی فروخت میں متواتر اضافے اور سی این جی کی کم دستیابی کا نتیجہ پیٹرول کی زائد طلب کی صورت میں نکلا۔

جدول 5.7: جولائی تا مارچ کے دوران توانائی کی درآمد

مقدار (ہزار میٹرک ٹن)	م 14	م 15	م 16
ہائی اسپیڈ ڈیزل	1,843	2,133	2,009
فرنس آئل	4,816	4,581	4,328
خام تیل	5,776	5,916	6,642
موٹر اسپرٹ	1,583	2,170	3,057
دیگر	43	42	78
مجموعی پیٹرولیم مصنوعات *	14,062	14,842	16,114
ایل این جی (جولائی تا فروری) **	-	-	593

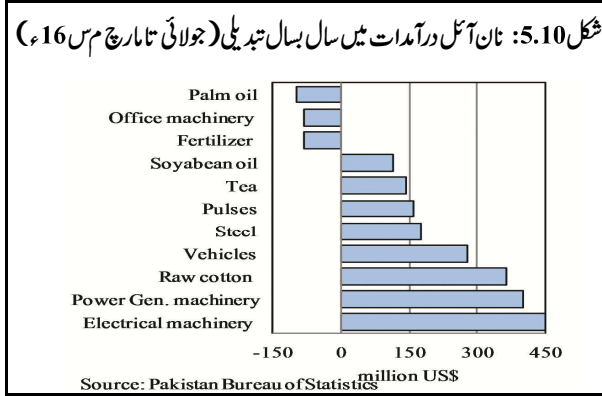
\* ماخذ: آئل کمپنیز ایڈوائزری کونسل ; \*\* ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

جہاں تک فرنس آئل اور ہائی اسپیڈ ڈیزل کا تعلق ہے تو ان کی درآمدات میں کمی اس مدت میں مقامی پیداوار میں اضافے اور کھپت میں کمی کے باعث ہوئی۔<sup>22</sup> حکومت کی جانب سے بجلی سازی کو مہنگے فرنس آئل اور ہائی اسپیڈ ڈیزل سے (ایل این جی اور پائپ کے ذریعے منتقل ہونیوالی) گیس پر منتقل کرنے کے فیصلے سے فرنس آئل اور ہائی اسپیڈ ڈیزل کی کھپت میں کمی ظاہر ہوئی۔

نان آئل درآمدات ملک میں بجلی سازی اور اس کی تقسیم کاری کے انفراسٹرکچر بالخصوص مشینری میں ہونیوالی سرمایہ کاری میں اضافے سے نان آئل درآمدات پر دباؤ میں اضافہ ہوا (شکل 5.10)۔ درآمدات پر اضافی دباؤ کیپاس کی مقامی فصل میں تخفیف کے باعث پڑا، جس کی وجہ سے بھارت سے زائد درآمدات کی ضرورت پیدا ہوئی۔ دریں اثناء جاری تعمیراتی سرگرمیاں جو کہ زائد ترقیاتی فنڈ کے ذریعے کی جا رہی ہیں، ان کے باعث بھی درآمدی لوہے اور اسٹیل کی مصنوعات کی طلب میں اضافہ ہوا۔ مجموعی طور پر جولائی تا مارچ مالی سال 16ء میں نان آئل درآمدات میں 7.4 فیصد اضافہ ہوا، یہ شرح گزشتہ مالی سال کی اسی مدت کے دوران ہونے والے اضافے 13.4 فیصد سے کم ہے۔ ان میں سے زیادہ تر مصنوعات چین سے درآمد کی گئیں، مارچ 2016ء کے اختتام تک پاکستان کی کل درآمدات میں چین کا حصہ 30 فیصد سے زیادہ ہو چکا ہے۔

اسٹیل کے زمرے میں رواں برس درآمد کی جانیوالی مصنوعات میں زیادہ تر کوائلز اور پائپ لائنز شامل ہیں۔ کوائلز (ہاٹ اور کولڈ رولڈ

<sup>22</sup> جولائی تا مارچ مالی سال 16ء میں سال بسال بنیاد پر فرنس آئل اور ایچ ایس ڈی کی پیداوار میں پانچ فیصد 5.1 فیصد اور 3.1 فیصد اضافہ ہوا۔ ساڑھی جولائی تا مارچ مالی سال 16ء میں سال بسال بنیاد پر فرنس آئل کی فروخت میں 4.9 فیصد کمی ہوئی، جبکہ ایچ ایس ڈی کی فروخت میں 3.3 فیصد کمی ست روی دیکھنے میں آئی جو کہ گزشتہ سال کے اسی مدت میں 8.8 فیصد تھی۔



دونوں کی زائد طلب آٹوموبائل صنعت کی جانب سے آئی۔ پائپ لائنز کی درآمدات میں اضافے سے گیس کی تقسیم کاری کے انفراسٹرکچر میں سرمایہ کاری ظاہر ہوتی ہے۔ تاہم یہ بات قابل توجہ ہے ہم جو بھی مصنوعات درآمد کر رہے ہیں ان میں سے تمام کیلئے تکنیکی مہارت درکار نہیں: پاکستانی اسٹیل ساز بھی ان میں سے کچھ مصنوعات فراہم کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں لیکن چین سے سستی درآمدات کی بھرمار کے

باعث ان کی مہنگی قیمتیں مسابقت نہیں کر سکتیں۔ پاکستان بھی اس صورت حال سے متاثر ہونے والا کوئی پہلا ملک نہیں ہے، اس برس جب بھارت کے بڑے کاروباری گروپ ٹاٹا اسٹیل نے برطانیہ کی اسٹیل سازی کی صنعت سے علیحدگی اختیار کی تھی تو اس کی جانب سے چین کی سستی اسٹیل مصنوعات<sup>23</sup> کی مسابقت زیادہ ہونے کا حوالہ دیا گیا تھا۔<sup>24</sup>

فولاد سازی کی مقامی ری رولنگ کمپنیوں کی درخواست پر حکومت نے 2015ء میں مخصوص فولاد اور منسلک مصنوعات پر 15 فیصد کی ریگولٹری ڈیوٹی عائد کی تھی۔ تاہم جیسا کہ ہمارا خدشہ تھا، ڈیوٹی کی یہ شرح مقامی سطح پر تیار کی جانے والی اور درآمد شدہ اسٹیل مصنوعات کی قیمتوں کے درمیان فرق کو ختم کرنے کیلئے ناکافی ثابت ہوئی، اس لیے حکومت نے مذکورہ ڈیوٹی کو مارچ 2016ء میں 30 فیصد تک بڑھا دیا۔<sup>25</sup>

اس کے علاوہ حکومت نے چین اور یوکرین سے کولڈ رولڈ کوائلز اور چادروں کی درآمد پر 8.3 تا 19.0 فیصد تک اینٹی ڈمپنگ ڈیوٹی بھی عائد کر دی۔ یہ مصنوعات زیادہ تر گاڑیوں کی تیاری، فیریکلیڈ مصنوعات (ٹرنک اور ڈرمز) اور گھریلو استعمال کی اشیاء میں استعمال ہوتی ہیں۔

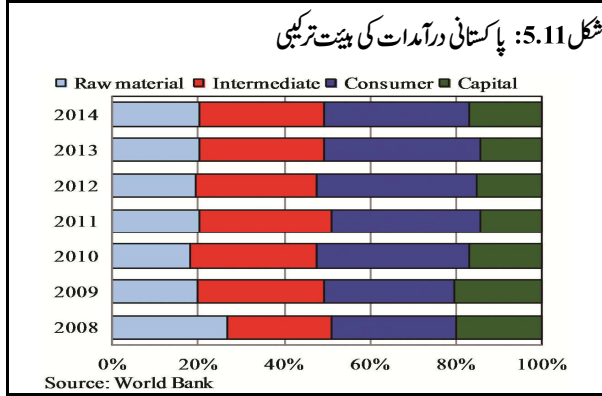
### مستقبل کا منظر نامہ

چین میں قلیل تاوسط مدت میں نمو بحال ہونے کے امکانات زیادہ نہیں ہیں کیونکہ دنیا کی دوسری بڑی معیشت ساختی تبدیلیوں سے گزر رہی ہے، اس سے ہماری برآمدات مزید محدود ہو جائیں گی۔ اسی طرح اجناس کی قیمتوں میں قابل لحاظ بحالی مستقبل قریب میں ہوتی ہوئی نظر نہیں

<sup>23</sup> مثلاً، 2015 میں برطانیہ کی چین سے فی ٹن اسٹیل کی درآمدی لاگت اوسطاً 538 یورپی یونین جبکہ یورپی یونین کے 28 رکن ممالک سے یہ درآمدی لاگت 870 یورپی یونین (یورو اسٹیٹ)

<sup>24</sup> اسٹیل سازی کے شعبے میں ٹاٹا اسٹیل کا شمار دنیا کی بڑی کمپنیوں میں ہوتا ہے، اور اس کے برطانیہ میں متعدد پلانٹس کام کرتے ہیں۔ گزشتہ برس بھاری نقصانات کا سامنا کرنے کے بعد مارچ 16ء میں اس نے برطانیہ کی اسٹیل مارکیٹ سے انخلا کا فیصلہ کیا۔ ٹاٹا اسٹیل کی جانب سے اس فیصلے کی وجوہ چین سے سستی درآمدات، عالمی سطح پر رسد کی بہتات، برطانیہ میں زائد اضافی لاگت اور پاؤنڈ اسٹرلنگ کی مضبوط قدر بیان کی گئیں۔

<sup>25</sup> حکومت نے 21 مارچ 16ء کو بذریعہ ایس آر او نمبر 236 (1) 2016ء، اضافی ڈیوٹی میں 30 فیصد تک کا اضافہ کر دیا۔



آتی، اس لیے اگر ہمارے برآمد کنندگان یورپی یونین اور امریکہ جیسی بڑی منڈیوں میں اپنا موجودہ حصہ برقرار رکھنے میں کامیاب ہو سکیں تو بھی ان کی زرمبادلہ کی آمدن کم رہے گی۔

پاکستانی کاروباری شعبے کو اپنے دائروں کو وسعت بخش کر عالمی رسدی زنجیروں سے منسلک ہو جانا چاہیے۔ یہ امر اب زیادہ متعلقہ ہو چکا ہے کیونکہ جیسے چین اب اس حصے سے باہر نکل رہا ہے، بنگلہ

دیش اور ویت نام اس کا حصہ لے رہے ہیں۔ پاکستانی کاروباری شعبے کو ان ممالک میں اپنے ہم سر حلقوں سے تعلقات بنانے چاہئیں، تاکہ وہ عالمی منڈی کے تبدیل ہوتے ہوئے محرکات سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اس وقت پاکستانی برآمد کنندگان نہ تو بنگلہ دیش اور ویت نام میں اپنے ہم سروں سے مسابقت کے حامل ہیں اور نہ ہی یہ ان ممالک کی قدرتی زنجیروں کا حصہ ہیں۔

درآمدات کے زمرے میں پست ٹیکنالوجی کی اور غیر پیداواری مصنوعات کی بھرمار پر قابو پانے کی ضرورت ہے۔ موجودہ حالات میں ہماری زیادہ تر درآمد یا تو صاف مصنوعات ہیں یا پھر نیم ساختہ (وسط درجہ، جو مکمل طور پر تیار نہ ہوں) ہیں، جن میں مقامی سطح پر اضافہ قدر خاصا کم درکار ہوتا ہے (شکل 5.11)۔ ملک میں پالیسیوں کا رخ مصنوعات کی درآمدات کے حوالے سے اضافہ قدر کو تقویت دینے کی جانب کیا جانا چاہیے۔ اسی راستے پر چل کر ہم اپنی بلند نمو کی حکمت عملی کو کامیاب بنا سکتے ہیں۔